

## از عدالت اعظمی

کمشنر انکم ٹیکس، بہار اور اڑیسہ

بمقابلہ

مہاراجہ پرتاپ سنگھ بہادر آف گدھور

(جے۔ ایل۔ کپڑ، ایم، ہدایت اللہ اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز)

انکم ٹیکس۔ غائب آمدنی۔ کمشنر کی منظوری کے بغیر انکم ٹیکس افسر کی طرف سے جاری کردہ نوٹس۔ کمشنر کی منظوری کے لیے فراہم کردہ قانون سازی کی بعد میں ترمیم بی اصل نوٹس کی بنیاد پر تشخیص۔ درستی۔ جنرل کلازا ایکٹ 1891 (10 آف 1897) دفعہ 6۔ آمدنی ٹیکس اور کاروباری منافع ٹیکس (ترمیم) ایکٹ، 1948 (48 آف 1948)، دفعات 1، 8۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (11 آف 1922)، دفعہ 34، جیسا کہ ایکٹ 48 آف 1948 میں ترمیم کی گئی ہے۔

اپیل کنندہ جس کی اپنی زمینداری سے زرعی آمدنی تھی ان کا تخمینہ انکم ٹیکس کے لیے چار تشخیصی سالوں، 1944-45 سے 1947-48 تک لگایا گیا تھا۔ انکم ٹیکس حکام نے پٹنہ عدالت عالیہ کے فیصلے کے پیش نظر اس کی قابل تخمینہ آمدنی، کرایہ کے بقایا جات پر اس کو حاصل کردہ سود میں شامل نہیں کیا تھا، لیکن بعد ازاں قانون کے اس نظریے کو پرائیوی کونسل نے تبدیل کر دیا۔ 8 اگست 1948 کو، انکم ٹیکس آفیسر نے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کے دفعہ 34 کے تحت فرار ہونے والی آمدنی کا اندازہ لگانے کے لیے نوٹس جاری کیا۔ نوٹس جاری ہونے سے پہلے انکم ٹیکس آفیسر نے اس معاملے کو کمشنر کے سامنے ان کی منظوری کے لیے نہیں رکھا تھا کیونکہ اس دفعہ کو اس کی ضرورت نہیں تھی اور ان نوٹسز پر سسٹمٹ مکمل کر لیے گئے تھے۔ اس دوران، 1948 کے ایکٹ 48 کے ذریعے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ میں کچھ ترمیم کی گئیں، جسے 8 ستمبر 1948 کو گورنر جنرل کی منظوری حاصل ہوئی۔ ترمیمی ایکٹ نے دفعہ 34 کی جگہ ایک نیا دفعہ بنایا، جس میں دیگر تبدیلیاں، اس اثر کے لیے ایک شرط شامل کی گئی کہ ”انکم ٹیکس آفیسر اس وقت تک نوٹس جاری نہیں کرے گا جب تک کہ وہ ایسا کرنے کی اپنی وجوہات درج نہ کر لے اور کمشنر ان وجوہات پر مطمئن نہ ہو کہ یہ نوٹس جاری کرنے کے لیے موزوں معاملہ ہے۔“ اور یہ بھی فراہم کرتے ہوئے اسے سابقہ طور پر بنایا گیا کہ نیا دفعہ ”30 مارچ 1948 کو نافذ ہوا سمجھا جائے گا“۔ سوال یہ تھا کہ کیا انکم ٹیکس آفیسر کی طرف سے 8 اگست 1948 کو جاری کردہ نوٹس، کمشنر کی منظوری کے بغیر، ترمیم شدہ دفعہ 34 کے عمل کی وجہ سے کالعدم قرار دیے گئے

تھے۔ کمشنر نے دعویٰ کیا کہ جنرل کلازا ایکٹ 1897 کے دفعہ 6 نے اس سیمینٹ اور نوٹسز کو محفوظ کیا ہے۔  
 جنرل کلازا ایکٹ، 1897 کا دفعہ 6 منعقد کیا گیا، قابل اطلاق تھا کیونکہ 1948 کے ترمیمی ایکٹ نے اس  
 دفعہ کے معنی میں مختلف ارادے کی نشاندہی کی، جیسا کہ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی ترمیم شدہ دفعہ 34،  
 بشرطیکہ یہ 30 مارچ 1948 کو نافذ العمل سمجھا جائے گا۔

لیم بمقابلہ مچل، [1912] اے۔سی۔400، ممتاز۔

مزید کہا کہ 8 اگست 1948 کو انکم ٹیکس آفیسر کی طرف سے جاری کیے گئے نوٹسز اور ان پر مبنی تخمینہ جات  
 غلط تھے۔

وینٹا کلم بمقابلہ بمبئی ڈائمنگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ، [1959] ایس۔سی۔آر 703، لاگو

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 650 آف 1957۔

اپیل میں 13 جولائی 1956 کے فیصلے میں پٹنہ ہائی کورٹ کے متفرق عدالتی کیس نمبر 665 آف 1954  
 آر۔اوانپتی آیر اور آر۔اتچ۔دھیر، اپیل کنندہ کے لیے۔

اے۔سی۔وسیونٹکا اور آ۔سی۔پرساد، مدعا علیہ کیلئے

26 نومبر 1960۔ عدالت کے فیصلہ کی طرف سے دیا گیا تھا۔

جسٹس ہدایت اللہ۔ یہ انکم ٹیکس کمشنر کی طرف سے ایک اپیل ہے جس کے فیصلے اور حکم کے خلاف سرٹیفکیٹ  
 ہے۔ پٹنہ میں ہائی کورٹ نے قانون کے دوسوالوں کا جواب دیتے ہوئے جس کا حوالہ انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ  
 66(1) کے تحت ٹریبونل نے دیا، نفی میں۔ وہ سوالات تھے:

”(1) کیا کیس کی تشخیص کی کارروائی انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 34 کے تحت درست طریقے سے شروع  
 کی گئی تھی؟

(2) اگر ایسا ہے تو، کیا کیس کے حالات میں زرعی کرایہ کے بقایا جات پر سود سے وصول ہونے والی رقم  
 ٹھیکیدار کی آمدنی میں شامل تھی؟“

گدھور کے مہاراجہ پر تاپ سنگھ بہادر نے 1944-45 سے 1947-48 کے چار تشخیصی سالوں کے  
 لیے اپنی زمینداری سے زرعی آمدنی حاصل کی تھی۔ انکم ٹیکس میں اس کی آمدنی کا اندازہ لگانے میں، حکام نے کرایہ  
 کے بقایا جات پر اس کی طرف سے وصول کیے جانے والے قابل تخمینہ آمدنی کے سود میں شامل نہیں کیا۔ پٹنہ ہائی  
 کورٹ کے فیصلے کے پیش نظر غالباً ایسا ہوا تھا۔ جب پریوی کونسل نے پٹنہ ہائی کورٹ کی طرف سے کمشنر آف انکم ٹیکس  
 بمقابلہ راماکیانارائن سنگھ (1)، (1948) 16 (آئی۔ٹی۔آر 325) میں اٹھائے گئے قانون کے نقطہ نظر کو

تبدیل کیا تو انکم ٹیکس آفیسر نے نوٹس جاری کیا۔ غائب ہونے والی آمدنی کا اندازہ لگانے کے لیے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 34۔ یہ نوٹس 8 اگست 1948 کو جاری کیے گئے تھے۔ ریٹرن داخل کرنے کے بعد کی تشخیص 26 اگست 1948 کو مکمل ہو گئی تھی۔ نوٹس جاری ہونے سے پہلے، انکم ٹیکس آفیسر نے اس معاملے کو کمشنر کے سامنے ان کی منظوری کے لیے نہیں رکھا تھا، کیونکہ دفعہ پھر اس کی ضرورت نہیں تھی، اور ان نوٹسز پر تشخیص مکمل ہو گئے تھے۔ دفعہ 34 میں انکم ٹیکس اور بزنس پرافٹس ٹیکس (ترمیمی) ایکٹ، 1948 (نمبر 48 آف 1948) کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی، جس نے 8 ستمبر 1948 کو گورنر جنرل کی منظوری حاصل کی تھی۔ 14 اور 15 ستمبر 1951 کو اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے ذریعے، جن کے سامنے دفعہ 34 کے تحت نوٹسز کی درستگی کے حوالے سے کوئی سوال نہیں اٹھایا گیا۔ کمشنر کی منظوری کے بغیر نوٹسز کی درستگی کا سوال پہلی بار ٹریبونل کے سامنے اٹھایا گیا ہے۔ اس اپیل میں، اکاؤنٹنٹ ممبر اور جوڈیشل ممبر میں اختلاف تھا، ایک کا موقف تھا کہ نوٹس غلط تھے اور دوسرے نے اس کے برعکس۔ صدر نے اکاؤنٹنٹ ممبر سے اتفاق کیا کہ نوٹسز غلط ہیں، اور اسسٹنٹ کو ایک طرف رکھنے کا حکم دیا گیا۔

اس کے بعد ٹریبونل نے ایک مقدمہ بیان کیا اور دو سوالات اٹھائے اور ان کا حوالہ دیا، جن کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے۔ ہائی کورٹ نے اکثریت کے نتائج سے اتفاق کیا، اور موجودہ اپیل ہائی کورٹ کی طرف سے دیے گئے سرٹیفکیٹ پر دائر کی گئی ہے۔

دفعہ 34، جیسا کہ 1948 کے ترمیمی ایکٹ نمبر 48 سے پہلے کھڑا تھا، دفعہ 34 کے تحت نوٹس جاری کرنے سے پہلے انکم ٹیکس آفیسر کی منظوری لینے کے لیے کوئی ڈیوٹی نہیں لگاتا تھا۔ ترمیمی ایکٹ اس کے پہلے حصے سے ترمیمی ایکٹ کے دفعہ 3 سے 12 کو سابقہ طور پر فراہم کر کے "دفعہ 3 سے 12 کو 30 مارچ 1948 کو نافذ سمجھا جائے گا" ترمیمی ایکٹ کے دفعہ 8 نے دفعہ 34 کی جگہ ایک نیا دفعہ بدل دیا، اور متنی تبدیلیوں کے علاوہ جن سے ہمیں کوئی سروکار نہیں ہے، درج ذیل اثر میں ایک شرط بھی شامل کی گئی ہے۔

”فراہم کی ہے کہ۔“

(1) انکم ٹیکس آفیسر اس ذیلی دفعہ کے تحت نوٹس جاری نہیں کرے گا جب تک کہ اس نے ایسا کرنے کی اپنی وجوہات درج نہ کی ہوں اور کمشنر اس پر مطمئن نہ ہو۔

سوال یہ ہے کہ کیا جو نوٹس جاری کیے گئے تھے وہ اس شق کی کارروائی سے کالعدم ہو گئے؟ کمشنر کا موقف ہے کہ جنرل کلازا ایکٹ کی دفعہ 6، خاص طور پر شق (b) اور (c) نے تشخیص کے ساتھ ساتھ نوٹسز کو بھی محفوظ کیا۔ وہ اپنی تجویز کی حمایت میں لیمون بمقابلہ مچل (1)، آئر بمقابلہ وین میکنزی (2) اور پچر بمقابلہ بینڈرسن (3) میں پریوی کونسل کے فیصلے پر انحصار کرتا ہے۔ آخری دو صورتوں کا اس معاملے پر کوئی اثر نہیں ہے۔ لیکن پریوی کونسل کیس پر مضبوط انحصار کیا جاتا ہے۔ اس صورت میں، پہلے کی کارروائی جو اس وقت شروع کی گئی تھی جب آرڈیننس نے مجرمانہ گفتگو کے لیے کارروائی کے حق کو منسوخ کر دیا تھا، وہ پہلے ہی مدعا علیہ کے حق میں ختم ہو چکا تھا اور اس کی طرف سے کوئی اپیل زیر التوا نہیں تھی، اور یہ قرار دیا گیا تھا کہ اس کے حق کی بحالی مجرمانہ گفتگو کے لیے کارروائی نے

مدعی کو دوبارہ کارروائی شروع کرنے کے حق کے ساتھ سرمایہ کاری نہیں کی اور اس طرح مدعا علیہ کو اسی ایکٹ کے لیے دوہرے خطرے سے دوچار کر دیا، جب تک کہ قانون واضح طور پر اور قطعی الفاظ سے اسے یہ حق نہ دے دے۔  
 پریوی کونسل کا معاملہ اس طرح بالکل مختلف ہے۔

(1) [1912] A.C. 400. (2) Ch.133 (1896). (3) L.R. (1868) 3. B.Q. 335.

اس میں کوئی شک نہیں کہ جنرل کلازا ایکٹ کے 6 کے تحت یہ فراہم کیا گیا ہے کہ جہاں کوئی ایکٹ کسی بھی قانون کو منسوخ کرتا ہے، تب تک جب تک کہ کوئی مختلف ارادہ ظاہر نہ ہو، تنسیخ کسی ایسے قانون کے سابقہ عمل کو متاثر نہیں کرے گا جو اس طرح سے منسوخ کیا گیا ہے یا اس کے تحت وہاں کی گئی کسی بھی چیز کو متاثر نہیں کرے گا۔ حق، ذمہ داری یا ذمہ داری کسی بھی قانون کے تحت حاصل کی گئی، جمع کی گئی یا خرچ کی گئی۔ یہ مزید فراہم کرتا ہے کہ کسی بھی قانونی کارروائی کو جاری رکھا جاسکتا ہے یا اسے نافذ کیا جاسکتا ہے گویا منسوخی ایکٹ منظور نہیں ہوا تھا۔ اب، اگر ترمیمی ایکٹ نے اصل دفعہ 34 کو منسوخ کر دیا تھا، اور اس کی جگہ محض ایک نیا دفعہ نافذ کیا تھا، تو اس منسوخی سے دفعہ 6 کی وجہ سے اصل دفعہ کے کام کو متاثر نہیں کیا جاسکتا تھا۔ لیکن ترمیمی ایکٹ اس سے بھی آگے ہے۔ یہ اصل دفعہ 34 کو منسوخ کرتا ہے، اس دن سے نہیں جس دن ایکٹ نے گورنر جنرل کی منظوری حاصل کی تھی بلکہ ایک بیان کردہ دن، یعنی 30 مارچ 1948 سے، اور اس کی جگہ ایک اور دفعہ کو تبدیل کرتا ہے جس میں اوپر بیان کیا گیا ہے۔ ترمیمی ایکٹ فراہم کرتا ہے کہ ترمیمی دفعہ 30 مارچ 1948 کو نافذ العمل سمجھا جائے گا، اور اس طرح اس پسپائی سے، ایک مختلف ارادے کی نشاندہی کرتا ہے جو دفعہ 6 کے اطلاق کو خارج کرتا ہے۔ واضح رہے کہ تمام نوٹس جاری کیے گئے تھے۔ 8 اگست 1948 کو، جب قانون کی کتاب پر ایک ایسا قانون ہونا ضروری ہے جس میں انکم ٹیکس آفیسر کو کمشنر کی پیشگی منظوری حاصل کرنے کا حکم دیا گیا ہو، اور جب تک یہ منظوری حاصل نہ ہو، نوٹس جاری نہیں کیے جاسکتے۔ اس طرح نوٹس غلط تھے۔ وہ اصول جو اس عدالت نے وینکٹا چلم بمقابلہ بمبئی ڈائمننگ اینڈ ایم ایف جی گو میں لاگو کیا تھا۔ لمیٹڈ (I) یہاں یکساں طور پر لاگو ہے۔

ہمارے سامنے قانون کا کوئی سوال نہیں اٹھایا گیا، کیونکہ نارائنا گیٹی بمقابلہ انکم ٹیکس آفیسر (2) میں اس عدالت کے فیصلے کے پیش نظر یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ یہ شرط لازمی نہیں تھی۔ درحقیقت، نئے نوٹس جاری کرنے کے لیے کافی وقت تھا، اور ہم یہ دیکھنے میں ناکام رہے کہ پرانے نوٹس کیوں واپس نہیں لیے گئے اور نئے نوٹس کیوں جاری کیے گئے۔

ان وجوہات کی بناء پر، ہم دیے گئے جوابات میں ہائی کورٹ کے ساتھ متفق ہیں، اور اس اپیل کو اخراجات کے ساتھ خارج کرتے ہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

